UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226048

UNIVERSAL
LIBRARY

DAMAGE BOOK

حضرت میرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہ

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو

رسالۂ نافعہ دربیان ظہور تفصیلی اعیان ثابتہ معہ قواعد کلیہ اسمای آلہیہ وکونیہ المسمی بہ

اعیان ثابتہ

من تصنیف

الشیخ الکامل قدوۃ السالکین زبدۃ المحققین دانندۂ رموز شریعت بینندۂ اسرار طریقت چشندۂ لذات حقیقت حاذی اصول وفروع جامع منتہی المجموع حضرت مولانا مولوی شاہ محمد خان صاحب قبلہ چشتی دکامی کہ از خلفای

مطبوعہ عزیزی پریس حیدرآباد

باہتمام خاکسار محمد عبدالرحیم کان اللہ

پاکے کز ذات حقیقت اطلاق تعینی خفی

رنگہا سے مختلف را صورت خود ساختی

حضرت میرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہ

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

رسالۂ نافعہ دربیان ظہور تفصیلی اعیان ثابتہ معہ قواعد کلیہ اسمای الٰہیہ وکونیہ المسمی بہ

اعیان ثابتہ

من تصنیف

الشیخ الکامل قدوۃ السالکین زبدۃ المحققین دانندۂ رموز شریعت بینندۂ اسرار طریقت چشندۂ لذات حقیقت حاوی اصول و فروع جامع منتہی المجموع حضرت مولانا مولوی شاہ محمد خان صاحب قبلہ چشتی قادری یکی از خلفای

مطبوعہ عالم پرنٹنگ پریس حیدرآباد

باہتمام خاکسار محمد عبدالرحیم کان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت

حمد اوس واجب الوجود کو واجب ہی جو ظہور اعیان مختلفہ ممکنات کو علم تفصیلی مین صور علمیہ سے مصور فرما کر بفیضان رب العالمین (جو فیض ارباب بامربوبات سے ہے) بموجب الالوھیت اعطا کل ذی حق حقہ حسب استعداد کونیات ارضی و سماوی کو وجود بخشی فرمارہا ہی۔

صلوات و سلام کاملہ اوس سید خیر البشر کو لایق ہی کہ جسکی کمالیت ذات نے مصداق لولاک لما خلقت الافلاک ارواح عالم روح مقدس سے اور انفاس عالم کو نفس کل سے و طبائع عالم کو طبیعت کل سے و اشکال عالم کو شکل کل سے و اجسام عالم کو جسم کل سے

آپ کے منور و منقش و مطبع و متشکل و مجسم ظہور مین لائی جس مین سے
اخص الخاص آپ کے آل مطہرہ و خاص الخاص آپ کے اصحاب مکرم
و معظم - جو حاملین عرش نبوت ہین - اور من بعد جمیع اولیاء کرام و سائر المسلمین
امابعد اضعف العباد عاجز مسکین بے سر و سامان عاصی **محمد خان**
ابن عبد القادر خان **صدیقی** و مشرباً **چشتی و قادری**
و مذہباً حنفی یکے از ادنیٰ کفش برداران سلطان العارفین برہان
الواصلین سرتاج آزادان فخر خاندان چشتیان مظہر خاص رسول الثقلین
یعنی **حضرت میر غلام حسین احمد عرف میرزا سردار بیگ**
صاحب قبلہ قدس سرہ قلندر بلخی ثم حیدرآبادی نے حسب ہیچمدانی خود
دربیان ظہور تفصیلی اعیان ثابتہ مفصل کر کے **اعیان ثابتہ** ہی نام رکھا
اب استدعا حضرات ناظرین سے یہہ ہی کہ اگر رسالہ ہذا
مین کوئی سہو بموجب الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کی نظر سی
گزرے تو معاً نظر افادہ سے اصلاح فرمادین - یا بشان ستاری
چشم پوشی کرین - و نیز امید قوی ہے کہ حضرات ناظرین عند المطالعہ
رسالہ ہذا عاصی کو دعائے خیر سے یاد فرمادینگے -

عاصی محمد خان

مقدمۂ کتاب

ہر علم مین اوس کے شروع کرنے سے پہلے اوسکی تعریف اوسکی غرض وغایت اوسکا موضوع دیکھا جاتا ہی - کیونکہ تمیز ہر علم کی باعتبار اوسکے موضوع کے ہوا کرتی ہی جب تک کہ طالب کو توجہ ما اوسپر علم نہو اوسوقت تک اوسکی طلب بے سود اور اوسکی کوشش عبث ہوگی - اسلئے ہم پہلے ان امور کی تعریف کرتے ہین -

موضوع ہر علم کا وہ ہی جسکے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہو - جیسے اعیان ثابتہ کے تحقق مین علم اللہ سے (جو مرتبۂ الوہیت مطلقہ مین ہی) بحث کی جاتی ہی - عام ازینکہ وہ علم مجمل ہو یا مفصل -

عوارض ذاتیہ سے کسی شئے کا بالواسطہ یا بلا واسطہ عارض ہونا مراد ہی - بشرطیکہ وہ واسطہ مساوی ہو اوس شئے سے -

تعریف کی تعریف یہہ ہے کہ ایک شئے کی معرفت سے دوسری شئی کی معرفت حاصل ہو -

غایت سے مراد ما لاجلہ وجود الشی کے ہین -

اعیان سے مراد قیام بذاتہ کے ہین - اور قیام بذاتہ کے معنی تحیز بنفسہ کے

ہین - یعنے جسکا تحیز غیر کا تابع نہ ہو جسطرح کہ عرض کا تحیز جوہر کا تابع ہی -
اعیان ثابتہ حقایق ممکنات ہین - اور حقایق ممکنات صور اسماء الہیہ ہین
جو حضرت علم مین ثابت و متحقق ہین - اور جنکو نہ تاخر ذاتی ہی نہ زمانی - اور وہ
ازلی وابدی ہین - پس یہی صور علمیہ اس اعتبار سے کہ عین ذات ہین - اور
تعین خاص اور نسبت معین سے اوسکی تجلی ہوی ہی - اعیان ثابتہ سے
موسوم ہین - یعنی جب حقتعالی سنے حقائق ممکنات کو مرتبۂ الوہیت مطلقہ مین
اپنے علم تفصیلی سے اسماء غیر مشروطی سلبی و اسماء مشروطی ثبوتی و ربط
ربوبیت و مربوبیت کو عام ازینکہ وہ کلی ہو یا جزئی - باعتبار یکدیگر مصوراً
مفیضاً مفصلاً مثبت پایا ہو تو اسکو اعیان ثابتہ معلومات اللہ و فیض اقدس
کہتے ہین -

غرض و غایت اسکی یہہ ہی کہ حقایق ممکنات پر مصداق اَللّٰھُمَّ اَرِنَا
حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ بصارت و بصیرت حاصل ہو -

باب اول

فصل پہلی

تحقق وجود اعیان ثابتہ **اتحاد علم و معلوم** **معنی ربوبیت و مربوبیت**

مسئلۂ اتحاد علم و معلوم } خدا کا علم - علم ابدی ہی - اور حضوری - اور اوسکے علم مین

تمام صورتین معقول و منقوش ہین - اور وہ اپنی ذات اور اپنے صفات و سمائر سب کا عالم ہی - اور اوسکا علم تمام حقائق مختلفہ پر شامل ہی - اور اوسکی علم حضوری مین ملزوم (یعنے معلوم) کو نہ تاخر ذاتی ہی نہ زمانی - کیونکہ اگر ایسا ہو تو ہمکو جو ہماری ذات کا علم ہی وہ بہی متاخر ہوگا - اور یہہ محال ہی - پس یہان علم کو معلوم سے ساتہہ معیت ذاتی و وجودی ہی - اب وجود کے تین اقسام ہین - واجب - ممکن - ممتنع - اور ان سب پر شئے کا اطلاق ہوتا ہی - اور ان کے دو محل ہین - ایک خارجی دوسرے ذہنی - اور ہر ایک کی عوارضات مختلف ہین - جو چیز خارج مین ہوتی ہی اوسپر آثار خارجیہ مثل حرکت و سکون وغیرہ لاحق ہوتے ہین جس سے وہ شئے قابل شناخت ہوتی ہی اوسکو وجود عینی و خارجی کہتے ہین - اور جو چیز کہ ذہن مین ہوتی ہی اوسکے بہی عوارضات مختلف ہین - جیسے کلیت و جزئیت و ذاتیت و عرضیت و موضوعیت و محمولیت وغیرہ جسکی وجہ سے وجود ذہنی صور علمیہ سے موسوم ہوتا ہی - پس وہ وجود جو فی الخارج ہو - اور عوارضات سے بری ہو اوسکو معلوم بالذات کہتے ہین اور جو عوارضات سے مخلوط و متکیف ہو اوسکو معلوم بالعرض - اور جب ذہن و خارج دونون مین متحقق ہو تو اوسکو صورت علمیہ اور صور حاصلہ سے نامزد کرتے ہین - اور یہہ صورت ارباب عقول کے نزدیک ذہنی ہوتی ہی لیکن علم باری تعالی کی نسبت ایسا خیال نہین کیا جاسکتا - کیونکہ حقائق ممکنات کی

تمام علمی صورتین بانفسہا جسطرح کہ داخل ہین ہین اوسیطرح خارج مین ہین پس
یہان علم و معلوم و صورت علمیہ و حالت ادراکیہ اور ذات عالم متحد بالذات ہین
گو اہل عقول نے علم حضوری مین اتحاد علم و معلوم کے یہہ معنی لیئے ہین کہ حضور
صورت عین صورت خارجیہ ہے جو قائم ہی وجود شخص یعنے معلوم کے ساتھہ
لیکن علم عین شخص معلوم نہین ہی - لیکن یہہ مسئلہ علم واجب مین چسپان نہین ہوسکتا
کیونکہ اگر ایسا ہو تو واجب کو قبل وجود معلوم عدم علم لازم ہوگا - اور یہہ کہ
کمالیت واجب غیر کے ساتھہ وابستہ ہوگی - اور یہہ کہ علم ایک صفت زائد
بر ذات کا نام ہوگا - جو صریحًا باطل ہے - کیونکہ جب علم ذاتِ شخص معلوم
نہ سمجھا جاوے تو ذاتِ شخص معلوم ایک شئی دیگر ہوگی - یعنے بنفسہ وہ معلوم
واقع نہوگی - کیونکہ اگر معلوم واقع ہو تو پھر وہی علم و معلوم کا مسئلہ صادق ہوگا
اور وہ تعریف باقی نرہیگی - اور واجب قبل وجود ممکنات عالم نہوگا پس عدم
معلومات دلیل عدم علم ہے - کیون کہ انتفاء معلوم سے انتفاء علم لازم
آتا ہے - حالانکہ علم باری تعالی وجود معلوم پر موقوف نہین ہی - اب اس
امر کی دلیل کہ کمالیت واجب غیر کے ساتھہ وابستہ ہوگی یہہ ہی کہ جملہ
ممکنات معلوم واقع ہین - اور جب یہہ مغایر بالذات ہون گے تو محتاج ہوگا
واجب اپنے علم مین ایسے معلوم کے طرف جو اس کا غیر ہی - اور یہہ صریحًا
باطل ہی - اب رہا یہہ امر کہ علم صفت زائدہ ہوگی یہہ ہی کہ علم و معلوم متحد بالذات ہینا

اور معلوم ممکنات واقع ہین اور یہہ مغائر بالذات ہین۔ پس علم جو ایک صفت ہی وہ بھی مغائر ہوگا اور زائد بر ذات ہوگا باوجودیکہ وہ عین ہی۔ اہل معقول کو جب کوئی دلیل نہ ملی تو اونہون نے یہہ تاویل کی ہی کہ محض لزوم استکمال بالغیر کے لحاظ سے علم و معلوم واجب مین اتحاد ذاتی ماننا پڑتا ہی۔ ورنہ اگر اس سے قطع نظر کیا جاسے تو کوئی استحالہ نہین ہی۔ مگر ہم یہہ پوچھتے ہین کہ ایسا قطع نظر کرنا کس حدتک قرین عقل ہے۔ جب کوئی دلیل عقلی نہین ہے تو کیون نہین تسلیم کیا جاتا کہ علم و معلوم و ذات عالم مین اتحاد ذاتی ہی اگر یہہ کہتے ہو کہ زیادتی صفت مین کوئی محال لازم نہین آتا۔ جب کہ ہم زمانہ کو قدیم اور غیر متناہی مانین جسطرح کہ اوس گروہ کا مذہب جو قدم عالم کے قائل ہین۔ اور جن کے یہان معدوم زمانی اگرچہ اس وقت غائب ہو مگر وہ دوسرے زمانہ مین ضرور حاضر ہے۔ اسلئے کہ معدوم محض اون کے یہان کوئی چیز نہین ہی۔ اور وہ ہر جزو زمانہ یا ہر واحد زمانیات کو موجود سمجھتے ہین مگر اوسکے مناسب موقع و محل پر اگرچیکہ وہ اون کو معلوم نہ ہو مگر وہ باریتعالی کے پاس حاضر ہے۔ پس یہہ محال یعنے عدم علم قبل وجود معلوم اوسوقت ثابت ہوگا جب کہ عالم کو اور زمانہ کو حادث مانین۔ جو اوس گروہ کا مذہب ہے جو حدوث عالم کے قائل ہین۔ اور یہہ بیان کرتے ہین کہ عالم معدوم تھا بعد پیدا ہوا۔ لیکن اب ہم یہہ کہتے ہین کہ جب علم عین معلوم ہی اور ممکنات قبل

از ایجاد معدوم تھے تو اس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ قبل از ایجاد ممکنات اوسکو علم نہ تہا۔ کیونکہ معلوم یعنے ممکنات معدوم ہی تھے تو کوئی وجہ نہین کہ انتفاء معلوم سے انتفاء علم کا نتیجہ نہ اخذ کیا جاوے اور جب ایسا ہو تو ذات باری تعالی کے نسبت عدم علم تسلیم کرنا ہوگا جو باطل ہے۔ پس زمانہ اور وہ جو کچھہ کہ اوس مین ہی سب کچھہ خدا کے پاس حاضر ہی۔ اور اوسکا علم عین معلوم ہی

مسئلہ تحقیق وجود اعیان ثابتہ

صور علمیہ و معلومات اللہ کو اعیان ثابتہ کہتے ہین۔ اور یہہ صور علمیہ اپنے اسماء کے ظہور کے طالب ہین۔ تمام اسماء کی خواہش پہلی اسم باطن کی طرف ہی۔ اور باطن اور اول اسم ظاہر و آخر کی طرف منسوب ہی۔ بطون کے لئے وجود علمی اور ظہور کے لئے وجود عینی ہے بطون کے دو جہت ہین۔ ایک اسم ظاہر کے ساتھہ جمع ہو سکتا ہی۔ او دوسرا نہین ہو سکتا۔ جو اسم ظاہر و باطن سے مختص ہین وہ اعیان ممکنات خارجیہ ہین جو بطون ہی سے مختص ہین وہ اعیان ثابتہ ہین۔ جو محض معلومات اللہ مین ثابت ہین۔ اور اون کا وجود خارجی من حیث ہی ہی ممتنع ہی۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے بہی کتاب فصوص الحکم مین یہہ لکھا ہی کہ الاعیان الثابتہ ما شمت رائحۃ من الوجود۔

معنی ربوبیت و مربوبیت

حقتعالی تمام اعیان کو اپنی علم مطلق سے جانتا ہی اسلئی

اعیان مجعولیت سے بری ہین - ایک اعتبار سے اگر وہ اسماء کی صورتین ہین تو دوسرے اعتبار سے وہ اعیان خارجیہ کے حقائق ہین اسیطرح اسماء الٰہی کے بھی دو اعتبار ہین - ایک اعتبار کثرت دوسرے اعتبار وحدت باعتبار کثرت احتیاج فیض لازم ہے - اور باعتبار وحدت وہ اپنی اپنی صورتون کا آپ فائض ہے - فیض اقدس سے اعیان ثابتہ کو فیض پہونچتا ہے - اور فیض مقدس سے اعیان خارجی مستفیض ہوتے ہین - جسطرح کہ مشہور ہے القابل لایکون الامن فیض القدس پس انہین تعلقات افادہ و استفادہ فیوض کو تعلق رب و مربوب سے موسوم کرتے ہین - الوہیت مطلقہ مین فیض اسماء الٰہی سے اسماء کیانی کو پہونچتا ہے - ایک مین قوت فعلی اطلاقی تو دوسرے مین قوت انفعالی تقییدی ہے -

فصل دوسری

توجیہ اسماء مختلفہ اعیان ثابتہ

اعیان ثابتہ کو کہین صور علمیہ کہین معلومات اللہ کہین فیض اقدس ان مختلف نامون سے موسوم کرتے ہین - اگر بظاہر ان سب کے ایک ہی معنے ہین تو پھر اختلاف الفاظ کی کوئی وجہ نہین ہے - اور اگر

سے معنے مختلف ہین تو وجہ مناسبت و مباینت ضرور ہونی چاہیئے۔ لہذا ہم اوسکی ذیل مین تصریح کرتے ہین۔ کہ اعیان ثابتہ کے لیئے صور علیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان ہردو مین ایک مناسبت ہی۔ کیونکہ حقائق ممکنات آئینہ تفصیل علم اللہ مین اپنی قابلیت و استعداد کے مطابق اون اون صورتون سے جو اونکے قابلیت کے مناسب ہین صور علیہ سے مصور ہین۔ اسی لیئے اعیان ثابتہ کو صور علیہ سے موسوم کرتے ہین۔ کیونکہ ہر حقیقت ممکنہ کے لیئے جسطرحکہ اوسکا وجود خارجی ہی اسیطرح اوس کا وجود علمی بھی ہے۔ تمام چیزین اوسکے علم مین ثابت ہین اور اونکا علم بھی وجود ہے۔ کیونکہ وجود مطلق ہی ذات باری تعالی ہے۔ اور یہہ جو کہا جاتا ہے کہ ہم بہت سے اشیاء کو بغیر اون کے وجود کی تصور کرتی ہین محض غلط ہی۔ کیونکہ کوئی چیز معدوم مطلق نہین ہے۔ جہانتک تعینات وتشخصات کی نفی بھی کی جاوے تو تب ہی ایک مجرد ہیولے باقی رہتا ہی جو کبھی تعریف وجود سے خارج نہین ہوسکتا۔ اب یہان یہہ شبہ ناشی ہوتا ہے کہ جب علم اللہ مین جملہ صور داخلی وخارجی متحقق تھے۔ اور علم اللہ جملہ صور علیہ سے بحسب اون کے استعداد وقابلیت کی معلوم کرکی بوساطت صور علیہ معلومہ اعیان خارجیہ کو ظاہر کیا۔ تو اب ان اعیان خارجیہ کی دو صورتین ہوتی ہین۔ یا تو اوسکو اسکا علم ہوگا یا نہ ہوگا۔ اگر علم ہو تو

تحصیل حاصل اور اگر نہو تو جہل لازم آتا ہی اور یہہ دونون محال ہین - اسلئے کہ
صورت اول ہین اعیان ثابتہ داخلی وخارجی مین کوئی فرق باقی نہین رہتا -
اور یہہ کہ حدوث وقدم ایک ہی مرتبہ مین ثابت ہوتے ہین - کیونکہ
جب اعیان خارجیہ بحسب احکام وآثار خارجی من حیث ہی ہی معلومات اللہ
مین متحقق ہین تو یہی صورتین مرتبۂ داخلی یعنے (الوہیت) مین قدیم
سمجھے گئے ہین - اور مرتبۂ خارجی یعنے (اجسام) مین حادث ثابت ہوے
ہین تو پس حدوث وقدم جو باکدیگر نقیض ہین - ایک ہی مرتبہ مین جمع
ہوتے ہین - اور یہہ اجتماع نقیضین محال - اور صورت ثانی مین (یعنے
جب کہ اعیان خارجیہ کا اوسکو علم نہو) اعیان خارجیہ سے جہل لازم آتا ہے
اور یہہ ہی صریحًا باطل ہے - پس یہہ دونون صورتین باطل ہین - اس
اشکال کا جواب یہہ ہی کہ ذات باری تعالی جسطرح کہ قدیم ومحیط ہی اوسیطرح
اوسکا علم ہی ہے - اور یہہ علم اوسکا علم مطلق وحضوری ہی - جہان علم
ومعلوم مین اتحاد ذاتی ومعیت وجودی ہی - اور کوئی ذرہ اوسکے دائرہ
علم محیط وقدیم سے باہر نہین ہے - اور مراتب داخلی وخارجی ہردو پر
اوس کا علم بطور مساوی محیط ہی - اسلئے یہہ تسلیم کیا جاتا ہی کہ علم اللہ مین
بلا وساطت صور علمیہ معلومہ صور اعیان خارجیہ کا بہی علم ہونا متحقق ہی - اور اوسکا جہل
ممتنع ہے - البتہ جہل ممکن کے نسبت لاحق ہوسکتا ہی - کیونکہ ممکن جیسے متغیر وحادث ہی

اسطرح اوسکا علم بھی ہے - اور اسکے علم حادث کا احاطہ ہی محدثات ہی پر محیط ہے
لہذا علم عالم جو حادث ہی صرف صور اعیان خارجیہ پر ہی محیط ہوگا نہ اعیان
داخلیہ پر - پس جو شکبہ ناشی ہوا تہا وہ اس سے رفع ہوجاتا ہی -
اعیان ثابتہ کو فیض اقدس سے مترادف کہنے کی یہہ وجہ ہی کہ فیض اقدس
کے لیئے اعیان ثابتہ اور صور علمیہ کا وجود ثابت ہی - کیونکہ فیض اقدس
وہ فیض ہی جو علم اللہ مین صور علمیہ ربوبیت اربابات شروطیات سے
صور علمیہ شرائط مربوبیت مربوبات کو بحسب استعداد اعتدالاً فیض بخش
وفیض رسان ہی - اب یہان یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہی کہ فیض بخشی فیض اقدس
ربط ربوبیت ارباب مین حکم اقدس رکہتی ہے - اور ربط شرائط مربوبیت
مربوبات مین حکم متقدس - حالانکہ فیض اقدس کو مرتبۂ داخلی سے تعلق ہی
اور فیض متقدس کو مرتبۂ خارجی سے - اسکا جواب یہہ ہی کہ فیض بخشی
فیض اقدس رب و مربوب دونون پر اعتدالاً شامل ہے - اور اس لیئے
فیض مقدس کو مرتبۂ داخلی مین شامل کرنا مناسب نہین - معلومات اللہ کو
اعیان ثابتہ سے اسلیئے نامزد کرتے ہین کہ معلومات اللہ وہ معلوم مین
جو کوائف صور علمیہ اعیان داخلیہ اور ربط ربوبیت یا مربوبیت کی یافت سے
جو حضرت علم مین پائے جاتے ہین -
اعیان ثابتہ کو اعیان ثابتہ اسلیئے کہتے ہین کہ فیض اقدس اور صور علمیہ

اور معلومات اللہ ان سب کو بحیثیت یافت و روابط آبا بات صور علمیہ مرتبہ الوہیت مطلقہ مین باعتبار یکدیگر مفصلاً مثبت ہون ۔

فصل تیسری

اعیان ثابتہ کا کیون مختلف ظہور ہوا ۔

ہر چیز اپنے ظہور مین اپنے اعیان کی تابع ہی ۔ اوسیکو اوسکی قابلیت و تقدیر کہتے ہین ۔ جسکا ثبوت وقدرناہ تقدیرا سے ہوتا ہے ۔ لیکن اب سوال ہی کہ کیون اعیان مختلف ہوتے ہین ۔ اور اسکے کیا وجوہ ہین ۔ سو یاد رہی کہ اعیان کا اطلاق مرتبہ الوہیت مطلقہ پر کیا جاتا ہی جہان اعتبارات وحدت وجود علم نور شہود حیات علم ارادہ قدرت کے ساتھہ تفصیل پائے وہ مرتبۂ اجمالی ہی تو یہہ مرتبہ تفصیلی ہی ۔ وہان شیونات کا اطلاق ہوتا ہی تو یہان اعیان کا پس اعیان ثابتہ شیونات وحدت مطلقہ اجمالی کے اثباتات تفصیلی ہین اور شیونات وحدت مطلقہ اگرچیکہ اپنے مرتبہ مین بلا اعتبار اجمالا معتبر ہین اور ایکدوسرے کے ساتھہ عینیت حقیقی رکھتے ہین ۔ لیکن عتبار ظہور مین اون کے قابلیت ظہور جداگانہ ہی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ

(۱) اعتبار وجود کل اسما غیر مشروطی کی قابلیت محض ہے ۔

(۲) اعتبار نور کل اسماء مشروطی کی قابلیت ہے۔

(۳) اعتبار شہود محض قابلیت شرائط اسماء ہی۔

(۴) اعتبار علم ان سب پر بصورت بیصورت محیط ہی۔

پس جب وحدت مطلقہ اپنے ان اعتبارات اجمالی کی تفصیل کے لئے وحدت ثبوتی تو حدت مطلقہ سے جو طرف ظہور اوسکا ہی الوہیت مطلقہ مین تجلی کی تو یہان اعیان ثابتہ متحقق ہوے۔ اور وہ اعتبارات وحدت جو محض قابلیات اسماء غیر مشروطی و مشروطی و شرائط بصورت بیصورت معتبر تھے۔ بعینہٖ تفصیل الوہیت مطلقہ مین باعتبار یکدیگر مفصلا مثبت ہوے کیون کہ ہر اجمال کے لیے تفصیل ضروری ہے۔ اور ہر تفصیل کے لیے اجمال لازم۔ پس اعیان ثابتہ کا ظہور مرتبۂ تفصیل مین مختلف ہونا لازم ہوا ورنہ وجود تفصیل ہی باطل ہوگا۔ اور یہہ محال ہے۔

باب دوم

پہلی فصل

بیان اعیان ثابتہ داخلی جنکا ظہور حقیقتا پر موقوف ہے

اعیان ثابتہ اگرچہ مختلف ہین۔ تاہم ادن کا ظہور دو جہت پر موقوف ہوگا

یا حق سبحانہ تعالی پر ہوگا - یا خلق پر - اگر حق سبحانہ تعالی پر ہو تو یہہ اعیان ثابتہ یا ظہور کنندہ اسماء مطلقہ ہون سگے - یا اسماء مقیدہ - اگر ظہور کنندہ اسماء مقیدہ ہون تو اسماء مقیدہ مشروط بہ شرط شے ہوستے ہین - اسلیئے یہہ حق سبحانہ تعالی پر موقوف ہون سگے - کیون کہ شان اوتعالے لابشرط شے ہے - اور یہہ مرتبہ مطلقہ ہی - اور وہ مقیدہ - اور وجود مطلق وجود مقید سے بمصداق ان اللہ لغنی عن العالمین مستغنی ہی بخلاف اسکے مقید بلا وجود مطلق غیر مستقل ہے - کیونکہ مطلق قائم بنفسہ ہے اور یہہ قائم بالغیر - پس وجود قائم بالغیر قائم بنفسہ پر کسطرح ظہور کرسکیگا اور یہہ محال ہے - لہذا اگر اعیان ثابتہ ظہور کنندہ اسماء مقیدہ ہون تو اون کا ظہور حق سبحانہ تعالی پر موقوف نہ ہوگا - مگر اوس کا عکس پس ہر حال مین اعیان ثابتہ ظہور کنندۂ اسماء مطلقہ ہون سگے - اور ان اسماء مطلقہ کے لیئے کوئی شرط ظہور فی الخارج کے لیئے ضرور نہیں گی کیون کہ اون کا ظہور صرف حقتعالے پر موقوف و منحصر ہے - پس ایسے عیان اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطی سلبی کہین سگے - جیسے قدوس سلام متکبر وغیرہ ہین -

اب وہ اعیان کہ جنکا ظہور وجود خلق پر موقوف ہی - اون کی دو صورتین ہین - یا تو اون کا ظہور فی الخارج واجب ہوگا - یا ممکن - اگر ممکن ہو تو یا اون کا ظہور

ظہور مرتبہ خارجی مین بطریق تقید ہوتا رہیگا - یا مرتبۂ داخلی مین حق سبحانہ تعالی پر
بطریق اطلاق ہوگا اگر بطریق تقید ہو تو یہہ ظہور یا بالقوہ ہوگا یا بالفعل - اگر بالقوہ ہو تو ایسے
اعیان اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالقوہ سے موسوم ہون گے -
جیسے جمادات نباتات مین سماعت وبصارت وکلام بطریق تقید بالقوہ
ظہور پا رہے ہین - اور اگر تقید بالفعل ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ
اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالفعل کہینگے - جیسے نوع انسان وحیوان مین سماعت
وبصارت وکلام بطریق تقید بالفعل متحقق ہے - ورنہ اگر اون اعیان کا
ظہور مرتبۂ داخلی مین صرف حق سبحانہ پر بطریق اطلاق موقوف ہو تو ایسے
اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ کہین گے - جیسے سمع - بصر
کلام - حضرت الوہیت مین بطریق اطلاق متحقق موجود ہین - پس وہ اعیان ثابتہ
جنکا ظہور وجود خلق پر ہونا موقوف ہی - کبھی الی الخارج وجود خلق پر اور کبھی الی
البطون او تعالی پر موقوف ہوگا - کیونکہ امکان کے معنے سلب ضرورت جانب
مخالف کے ہین - جو قضیۂ موجبہ مین ایجاب کا خلاف سلب ہوتا ہے -
اور قضیۂ سالبہ مین سلب کا خلاف ایجاب - اور یہی معنے امکان عام کے
ہین نہ امکان خاص کے - کیونکہ امکان خاص ہین جانبین سے سلب
ضرورت ہوتا ہی - پس اگر اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ کا ظہور فی الخارج ضروری
ہو تو اوسکا سلب الی البطون ضروری نہ ہوگا - اور اگر سلب الی البطون

ضروری ہو تو اوسکا ظہور فی الخارج ضروری ہوگا۔ لہذا ان ہر دو حالتون مین یہہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ کبھی اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ کا ظہور فی الخارج وجود خلق پر ضروری ہوگا۔ اور کبھی اوس ظہور کا سلب الی البطون اوسکے لئے اور تعاپر موقوف ہوگا۔

دوسری فصل

اعیان ثابتہ واجبہ الٰہیہ مربوبیہ

وہ اعیان کہ جنکا ظہور وجود خلق پر واجب ہے تو ایسے اعیان مین ایک نسبت بین الشرط والمشروط متحقق ہوتی ہی۔ اور یہہ نسبت ربط ربوبیت مربوبیت کے لیے ایک منشا ہی۔ اور یہہ منشا ظہور فی الخارج کی لئے ایک رابطہ ہے پس ایسے اعیان کہ جن مین اس قسم کی نسبت ہو۔ اعیان ثابتہ اسماء مشروطہ الٰہیہ ربوبیہ ہونگے۔ یا اعیان اسماء مشروطہ کونیہ مربوبیہ ہون گے اگر ربوبیہ ہون تو یا کلی ہون گے یا جزئی۔ اگر کلی ہون تو یا اون مین ربط ربوبیت یا مربوبیت بطریق اطلاق وکلیت ہوگا۔ یا بطریق تقید وکلیت۔ اگر بطریق اطلاق وکلیت ہو تو ایسے اعیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ شمار ہون گے۔ جیسے اسماء بدیع۔ باعث باطن وغیرہ۔ ورنہ اگر بطریق تقید وکلیت ہو تو ایسے اعیان کا وجود ممتنع ہی۔

کیونکہ خاصہ ربط ربوبیت رب در رب ہمیشہ بطریق اطلاق ہوتا ہی - اور خاصہ
ربط مربوبیت مربوب در مربوب بطریق تقید - اگر ربط ربوبیت بمربوبیت
بطریق تقید وکلیت اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ الٰہیہ کلیہ ربوبیہ مین
جائز رکھین تو قوت فعل وانفعال مین کوئی فرق باقی نہ رہیگا - یعنے ربط
ربوبیت رب در ربط مربوبیت مربوب ان دونون مین تمیز کرنی غیر ممکن ہوگی
لہذا ایسے اعیان ثابتہ کا تحقق ممتنع ہے -
اب اگر اعیان الٰہیہ مشروطہ ربوبیہ جزئیتاً مثبت ہون تو اوسکی بھی دو قسمین
ہونگے - یعنے ان مین بھی ربط ربوبیت بطریق اطلاق وجزئیت ہوگا -
یا بطریق تقید وجزئیت - لیکن بطریق تقید وجزئیت ہونا منع ہی اوسی
دلیل پر جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی - پس بطریق اطلاق وجزئیت ہونا جائز ہی
لہذا ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ الٰہیہ مشروطہ جزئیہ
اطلاقیہ کہین گے - جیسے اسم کریم کہ کرم بعض پر صادق ہوتا ہی - اور
بعض پر نہین - لیکن ظہور کرم اسم کریم سے فی الخارج جزئیتاً واجب ہی -

فصل دوم
بیان اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ مربوبیہ

اعیان شرائط کونیہ مربوبیہ کے دو قسم ہین۔ یا وہ کلیتاً مثبت ہونگے یا جزئیتاً۔ اگر کلیتاً ہون تو یا ربط مربوبیت یا ربوبیت بطریق اطلاق وکلیت ہوگا یا بطریق تقید وکلیت۔ اگر بطریق اطلاق وکلیت ہو تو یہہ بدلیل خلف باطل ہے۔ کیونکہ مربوبات مین ربط ہمیشہ بطریق تقید ہوتا ہی۔ نہ بطریق اطلاق۔ کیونکہ مربوبیت مربوب قوت انفعالی کا نام ہی۔ جسکا کام قبول اثر کا ہی۔ اور یہہ ظاہر ہی کہ فعل کبھی انفعال نہین ہوسکتا۔ پس ایسی اعیان کا تحقق ہی محال مانا گیا ہی۔ البتہ بطریق تقید وکلیت ہونا جائز ہی۔ لہذا ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ مربوبیہ کہین گے جیسے فلک الشمس فلک القمر کی مربوبیت بطریق تقید وکلیت خارج مین متحقق ہے۔

اب اس قسم دوم یعنے اعیان اسماء شرائط کونیہ مربوبیہ جزئیہ ہو تو اوسکے بھی دو اقسام ہین۔ یعنے یا تو ربط مربوبیت یا ربوبیت ان مین بطریق اطلاق وجزئیت ہوگا۔ یا بطریق تقید وجزئیت۔ اگر بطریق اطلاق وجزئیت ہو تو یہہ محال ہے۔ اوسی دلیل سابقہ پر۔ اگر بطریق تقید وجزئیت ہو تو یہہ صحیح ہی۔ اور ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ شرائط واجبہ کونیہ تقییدیہ جزئیہ کہین گے۔ جیسے زید وعمرو وغیرہ جو بطور تقید وجزئیت خارج مین متحقق ہے۔ پس وہ اعیان کہ جسکا ظہور مترشح

داخلی وخارجی دونون پر موقوف ہی حسب ذیل ہین -

۱ - اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ جیسے قدوس وسلام وغیرہ

۲ - اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالقوہ جیسے سماعت بصارت کلام جمادات ونباتات مین -

۳ اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالفعل جیسے سماعت بصارت کلام جمیع افراد انسان وحیوان مین -

۴ اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جیسے سمع - بصر - کلام حضرت الوہیت مین

۵ اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ جیسے اسماء بدیع - باعث - باطن وغیرہ -

۶ اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ جیسے اسم کریم -

۷ اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ جیسے فلک الشمس - فلک القمر وغیرہ

۸ اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقییدیہ جیسے زید - عمرو - بکر وغیرہ -

یہہ آٹھہ اقسام اعیان ثابتہ متذکرہ بالا بحسب اپنی اپنے استعداد وقابلیت کے گوناگون تجلیات سے متجلی ہین - اور یہہ تجلی ازقسم جلالی ہوگی یا جمالی - یا ہردو سے مشترک - پس ان تجلیات کے تعلق کی وجہ سے پہر ان اعیان ثابتہ متذکرہ بالا کی حسب ذیل صورتین ہوتی ہین -

۱ - اگر اعیان اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبی تجلی جلالیہ سے مثبت ہون تو

ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطی سلبی جلالی کہین گے جیسے اسم متکبر وغیرہ جو جلالاً متجلی ہین -

(۲) اگر وہی اعیان ثابتہ مطلقہ غیر مشروطہ سلبی تجلی جمالی سے متجلی ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ جمالیہ کہین گے جیسے اسماء، قدوس وسلام وغیرہ جو جمالاً متجلی ہین -

(۳) اگر وہی اعیان ثابتہ ہر دو تجلیات جلالی وجمالی سے اجمالاً متجلی ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ کمالیہ کہینگے - جیسے اسم عظیم جسکے معنی بزرگ ترین از روے ذات وصفات کے ہین اور یہہ صفت بزرگی ذات وصفت ہر دو مین پائی جاتی ہی - پس یہہ اسم بلحاظ بزرگی ذات جمالی سمجھا جاتا ہی - اور بلحاظ صفات جلالی پایا جاتا ہی - اور چونکہ یہہ اسم ذات وصفات دونون پر صادق آتا ہی - اسلئے کمالیہ پایا جاتا ہی

باب سوم

بیانمین
اعیان خارجیہ کے جنکا ظہور وجود خلق پر موقوف ہے

فصل پہلی

اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ و بالفعل متجلیہ بہ تجلی جلالی وجمالی - اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جلالیہ وجمالیہ -

اسماء ممکنہ کے اعیان ثابتہ یا بہ تجلی جلالی مثبت ہون گے یا بہ تجلی جمالی
اور ہر ایک ان مین سے یا بالقوہ متحقق ہونگے یا بالفعل۔ اور یہہ تحقق بصورت
مطلق ہوگا۔ یا بصورت خلق۔ پس اگر اعیان اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ بہ تجلی
جلالی مثبت ہون تو ایسے اعیان اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ جلالیہ
شمار ہون گے۔ جیسے جمادات و نباتات مین سماعت بالقوہ جلالاً
متجلی ہے۔ ورنہ اگر یہی اعیان جمالاً بالقوہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو
اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ جمالیہ کہین گے۔ جیسے اونہین جمادات
و نباتات مین بصارت بالقوہ جمالاً متجلی ہے۔ اور اسیطرح اگر اعیان ثابتہ
اسماء ممکنہ خلقیہ بالفعل بہ تجلی جلالی نسبت بالفعل سے متجلی ہون تو ایسے
اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ جلالیہ بالفعلیہ کہین گے جیسے
جمیع افراد انسان وحیوان مین سماعت بالفعل جلالاً متجلی و متحقق ہے۔ ورنہ
اگر یہی اعیان جمالاً بالفعل متحقق ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء
ممکنہ خلقیہ جمالیہ بالفعلیہ کہینگے۔ جیسے جمیع افراد انسان وحیوان مین بصارت
جمالاً بالفعل متحقق ہے۔ اب اگر اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ بہ تجلی جلالی
مطلقہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جلالیہ
کہینگے۔ جیسے اسم سمیع حضرت الوہیت مین بطریق اطلاق جلالاً متجلی ہے
ورنہ اگر یہی اعیان اسماء ممکنہ مطلقہ تجلی جمالی مطلقہ سے متجلی ہون تو

ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جمالیہ کہینگے - جیسے اسم بصیر حضرت الوہیت مین بطریق اطلاق اجمالاً متحقق ہے -

واضح رہی کہ یہان اسماء ممکنہ کا تجلی کمالی یعنے ہردو تجلیات جلالی وجمالی سے مشترک متجلے ہونا محال مانا گیا ہی - کیونکہ خاصہ ممکن یہہ ہی کہ جب اوس کا وجود ضروری ہو تو عدم ضروری نہ ہوگا - اور جب عدم ضروری ہو تو وجود ضروری نہوگا - پس ممکن کے دونو طرف ضروری نہونے کی وجہ سے یہہ حامل تجلی کمالیہ نہین ہوسکتا - کیونکہ ممکن کے دونو جانب مساوی ہوتی ہین جب ایک طرف ضروری ہوگا تو وہ یا بہ تجلی جلالی متجلے ہوگا یا بہ تجلی جمالی - مگر ہر دو تجلیات سے اجمالاً متجلے ہونا غیر ممکن ہے -

فصل دوسری

بیان مین

اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ	اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ	اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کمالیہ -

اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ اگر بہ تجلی جلالی مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ جلالیہ کہین گے جیسے اسماء بدیع - ممیت - قابض - ربوبیت کلیہ جلالیہ کے ساتھ متجلی ہین - ورنہ اگر بہ تجلی جمالی اطلاقیہ کلیہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو

اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ جمالیہ کہین گے - جیسے اسماء نور - شکور ربوبیت کلیہ جمالیہ کے ساتھہ متجلی ہین - اگر وہی اعیان ان ہر دو تجلیات جلالی وجمالی کے ساتھہ بلحاظ اطلاق وکلیت جمالاً مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ کمالیہ کہین گے - جیسے اسماء جامع حکیم غنی جو بلحاظ ربوبیت واطلاقیت کمالیتاً متجلی ہین -

اسیطرح اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ اطلاقیہ جزئیہ کا حال ہی کہ وہی اگر بہ تجلی جلالی مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ جلالیہ کہینگے - جیسے اسماء ضار دنافع جو بہ ربوبیت جزئیتے جلالاً متجلی ہین - واگر بہ تجلی جمالی مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ جمالیہ کہینگے - جیسے اسم کریم ورحیم جو بہ ربوبیت جزئیتے جمالاً متجلے ہین -

واضح ہو کہ یہان ہی اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ کا بہ تجلی کمالی متجلے ہونا محال سمجھا گیا ہے - کیونکہ اس قسم کے اعیان اعیان جزئیات سے ہین - اور جزئیات حامل تجلی کمالیہ نہین ہوسکتے -

فصل تیسری

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ   اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ و جلالیہ

آعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جو کلیہ تقیدیہ ہون یا جزئیہ تقیدیہ ۔
بہر حال یہہ دونون تجلی جلالی سے متجلی ہون گے ۔ یا تجلی جمالی سے ۔ یا ہر دو
تجلیات سے مشترک ۔ اگر اعیان واجبہ کونیہ کلیہ بہ تجلی جلالی مقیدیہ کلیہ مثبت
ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کہینگے
جیسے عقل کل ۔ کرۂ خاک ۔ کرۂ نار ۔ جو کلیتاً مربوبیاً جلالاً متجلی ہین ۔ ورنہ
اگر بہ تجلی جمالی مقیدہ کلیہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء
واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کہینگے ۔ جیسے اسماء فلک الشمس و کرسی وغیرہ
جو مربوباً کلیاً جمالاً متجلے ہین ۔ اور اگر ہر دو تجلیات جلالی و جمالی سے بشرط
تقید و کلیت اجمالاً متجلے ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ
کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ کہینگے ۔ جیسے اسماء مرتبہ انسان و جسم کل و فلک البروج
جو کلیتاً مربوبتاً کمالیتاً متجلی ہین ۔ اسیطرح اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ تقیدیہ
جزئیہ یا بہ تجلی جلالی متجلی ہون گے یا بہ تجلی جمالی ۔ اگر بہ تجلی جلالی مثبت ہون تو
تو ایسے اعیان کو اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ تقیدیہ جزئیہ جلالیہ
کہین گے ۔ جیسے اسماء آب شور ۔ آب شیرین ۔ آب تلخ جو مربوبتاً جزئیتاً
جلالیتاً متجلے ہین ۔ ورنہ اگر وہی اعیان بہ تجلی جمالی متجلی ہون تو ایسی اعیان کو
اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ تقیدیہ جزئیہ جمالیہ کہین گے جیسے اسماء ہیرہ یاقوت
زمرد وغیرہ جو مربوباً جزئیاً جمالاً متجلے ہین ۔

واضح رہے کہ یہاں بھی اسماء، واجبہ کونیہ مربوبیہ تقیدیہ جزئیہ متجلی بہ تجلی کمالیہ نہیں ہو سکتے - کیونکہ جزئیات حامل تجلی کمالیہ نہیں ہیں -

پس تفصیل کل اعیان ثابتہ شرائط کونیہ کلیہ و جزئیہ مربوبیہ تقیدیہ جلالیہ وجمالیہ وکمالیہ متذکرہ بالا کی حسب ذیل ہوی -

۱- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ جیسی اسماء، فلک الشمس کرسی وغیرہ

۲- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ جیسے اسماء، عقل کل کرۂ خاک کرۂ نار وغیرہ

۳- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ جیسے اسماء، مرتبہ انسان جسم کل - فلک البروج وغیرہ -

۴- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ جیسے اسماء، ہیرہ یاقوت زمرد وغیرہ

۵ اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ جیسے اسماء، آب شور آب شیرین آب تلخ وغیرہ

فصل چوتھی

بیان میں .

{اقسام اعیان ثابتہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ جمالیہ بلحاظ لطافت وکثافت ونظر و بداہت}

(۱) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ مطلقہ نظریہ و بدیہیہ -

(۲) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ -

(۳) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جلالیہ لطیفیہ نظریہ و بدیہیہ -

(۴) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ ۔
(۵) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ
(۶) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کمالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ ۔

چھہ اقسام اعیان ثابتہ کونیات جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہی ۔ اون مین سے ہر ایک دو قسم پر ہی یعنے یا لطیف ہون گے یا کثیف ۔ اگر لطیف ہی تو یہہ لطافت بوجہ جسم لطیف و بسیط ہی ۔ اور اوسکی یافت بنظر و فکر ہے یا یا بلا نظر و فکر ۔ اور اگر کثیف ہی تو یہہ کثافت جو بوجہ جسم کثیف و منجمد ہی اوسکی یافت بھی نظر و فکر پر موقوف ہی ۔ یا بلا نظر و فکر حاصل ہے ۔ پس انہیں دو اقسام لطیفہ نظریہ و بدیہیہ و کثیفہ نظریہ و بدیہیہ مین یہہ چھہ اقسام کونیات (یعنے اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ و جمالیہ و کمالیہ اور اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ و جمالیہ) داخل ہین جن کا ہر ایک حالت مین ایک جدا جدا نام ہے ۔ چنانچہ ہم ذیل مین اوس کی تصریح کرتے ہین ۔

(۱) اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ ۔
(۲) اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ بدیہیہ ۔
(۳) ” ” ” ” ” ” کثیفہ نظریہ ۔
(۴) ” ” ” ” ” ” ” بدیہیہ ۔

(۵) اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ ۔

(۶) " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۷) " " " " " " " کثیفہ نظریہ ۔

(۸) " " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۹) " " " " " " کمالیہ لطیفہ نظریہ ۔

(۱۰) " " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۱۱) " " " " " " کثیفہ نظریہ ۔

(۱۲) " " " " " " " " بدیہیہ ۔

اعیان واجبہ کونیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ

یہہ جملہ ۱۲ اقسام ہین ۔ اور اسپر حصر ہی ۔ کیونکہ اگر اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت لطافت جسم لطیف و بسیط رکھتے ہون ۔ اور جنکی یافت لطافت کے لیئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ کہین گے ۔ جیسے جسم لطیف و بسیط کرسی جو بلا نظر کے حاصل نہین ہوسکتا ورنہ اگر وہی شرائط اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت لطافت و کلیت جسم لطیف و بسیط سے متحقق ہون ۔ اور ایسی یافت لطافت کی لیئے نظر وفکر کی ضرورت نہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ بدیہیہ کہین گے ۔ جیسے جسم لطیف و بسیط شمس کہ

جسکے یافت لطافت کے لیے نظر وفکر کی ضرورت نہین ہوتی۔

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ بدیہیہ

اسیطرح اگر یہی اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت کثافت جسم کثیف منجمدہ کے ساتھ متحقق ہون اور ایسی یافت کثافت کے لئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ بدیہیہ کہین گے جیسے جسم کثیف منجمدہ انسان کہ جسکی یافت کثافت کے لیے نظر وفکر کی ضرورت نہین ہوتی۔ ورنہ اگر وہی اعیان مذکورہ بحالت کثافت جسم کثیف ومنجمدہ کے ساتھ متحقق ہون۔ اور ان کی یافت کثافت کے لیے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ کہین گے۔ اسکی مثال ہمنے قوت استخراجیہ وفکر ناظرین پر عمداً منحصر رکھی ہے۔

اعیان واجبہ کونیہ کلیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ وبدیہیہ

اسیطرح اگر اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ بھی یا تو لطیف ہون گے۔ یا کثیف۔ اور یہہ لطافت وکثافت نظری ہو گی یا بدیہی۔ اگر یہی اعیان بحالت لطافت وکلیت جسم لطیف وبسیط سے مثبت ہون۔ اور اونہین نظر وفکر کی ضرورت ہی ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے۔ جیسے جسم لطیف وبسیط عقل کل۔

جو بلا نظر و فکر کے حاصل نہیں ہو سکتا - ورنہ اگر یہی اعیان اسماء مذکورہ بلا نظر و فکر کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے - جیسے جسم لطیف شعلہ ہای نار جو بلا نظر و فکر کے پایا جاتا ہے -

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کمالیہ لطیفہ و کثیفہ نظریہ و بدیہیہ

اسیطرح اگر یہی اعیان اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ بحالت لطافت جسم بسیط ولطیف کمالیہ (یعنے جو مشترک ہو تجلی جمالی وجلالی سے اجمالا) متحقق ہون اور اون کی یافت لطافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے - جیسے جسم لطیف و بسیط جسم کل - فلک البروج - جو بلا نظر و فکر حاصل نہین ہوسکتا ورنہ اگر یہی اعیان اسماء مذکورہ بلا نظر و فکر کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے - جیسے جسم لطیف و بسیط مرتبۂ انسان جو بداہتًا کمالًا پایا جاتا ہی - اسیطرح اگر اعیان اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ بحالت کثافت جسم کثیف منجمدہ کے ساتھہ متحقق ہون - اور اون کی یافت کثافت کمالیہ کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ کثیفہ نظریہ کہین گے جیسے جسم کثیف منجمدہ

انسانِ کامل - جو بداہتًا کمالا پایا جاتا ہی - اور اگر یہی اعیان اسماء مذکورہ بلا نظر و فکر کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء وجبیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ کثیفہ بدیہیہ ہینگے - اسکی مثال ہمنے عمدًا درج نہین کی ہی فکرو ا بقوۃ الطبع -

اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ

اسیطرح اگر اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ تجلی جلالی سے متجلے اور بحالت کثافت جسم کثیف و منجمدہ کی ساتھہ متحقق ہون - اور ایسی یافت کثافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ ہینگے - اسکی مثال بھی عمدًا ترک کیگئی ہے تاکہ ناظرین زور طبیعت سے نکال سکین - اور اگر یہی اعیان بداہتًا متحقق ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ بدیہیہ کہین گے - جیسے مرتبہ جمادات جو بداہتًا متحقق ہے -

فصل پنجم

بیان مین
اقسام اعیان ثابتہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ جمالیہ لطیفہ و کثیفہ نظری بدیہی کے

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ	اعیان ثابتہ وجبیہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ	اعیان ثابتہ وجبیہ کونیہ جزئیہ لطیفہ جمالیہ نظریہ و بدیہیہ	اعیان ثابتہ وجبیہ کونیہ جمالیہ جزئیہ کثیفہ نظریہ بدیہیہ -

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ۔

اب اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ بھی یا جلالی ہونگے یا جمالی۔ اور یہہ یا لطیف ہون گے یا کثیف۔ اور اون کی لطافت وکثافت نظری ہوگی یا بدیہی۔ پس اگر اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ تجلی جلالی سے متجلی اور بحالت لطافت جزئیت جسم بسیط ولطیف سے متحقق ہون۔ اور ایسی لطافت کی یافت نظر و فکر کی محتاج ہو تو ایسی اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے۔ جیسے جسم لطیف وبسیط وجزئیہ عقل جزئی جو بلا نظر و فکر کے حاصل نہین ہوسکتا۔ ورنہ اگر ایسے اعیان بداہتًا متحقق ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے۔ جیسے جسم لطیف وبسیط جزئیہ نور شعلہ چراغ جو بداہتًا حاصل ہے۔

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ

اگر شرائط واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ بحالت کثافت وجزئیت جسم کثیف ومنجمدہ سے متحقق ہون اور اوسکی یافت کے لیئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ کہینگے۔ اس کی مثال قصدًا ہمنے چھوڑ دی ہی تاکہ ناظرین اپنی ذہانت سے اسکی مثال نکالین۔ اور اگر یہی اعیان بداہتًا حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ بدیہیہ کہینگے جیسے جسم کثیف منجمدہ جزئیہ نمک و کف جو بلا نظر و فکر کے حاصل ہوسکتے ہین۔

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ

اگر شرائط واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ بہ تجلی جمالی متجلے اور بحالت لطافت وجزئیت جسم لطیف وبسیط جزئیت سے متحقق ہون ۔ اور ایسے لطافت کی یافت کے لیئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے ۔ جیسے بسیط ولطیف بخارات لطیف جسم آب شیرین وشور وغیرہ جو نظر وفکر کے محتاج ہین ۔ ورنہ اگر یہی اعیان بداہتا حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے ۔ جیسے جسم لطیف وبسیط آب شور وشیرین وتلخ وغیرہ ۔

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ ۔

اگر یہی شرائط واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت کثافت وجزئیت جسم کثیف منجمدہ سے متحقق ہون اور ایسے کثافت کی یافت کے لیئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ کہینگے ۔ ورنہ اگر یہی اعیان بلا نظر وفکر کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ بدیہیہ کہینگے ۔ جیسے جسم کثیف ومنجمدہ جزئیہ کنکر پتھر وغیرہ جو بداہتا کثیف پائے جاتے ہین ۔

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ کمالیہ ۔

چونکہ جزئیات حامل تجلی کمالی نہین ہین ۔ اسلئے ایسے اعیان کا وجود نہین ہوسکتا ۔ فتامل ۔

خاتمۃ الکتاب

اعیان کا مختلف تحقق بوجہ اختلاف استعداد ہی۔ اور یہہ اختلاف استعداد بوجہ اختلاف ظہور فیض اسماء آلہی وکیانی ہی۔ کیونکہ ہر اسم ایک خاص جہت کی ساتہہ ظہور کا مقتضی ہی۔ پس جسطرح کہ اسماء اور اون کے اعیان مختلف ہین اسیطرح اونکے معلومات کا بہی مختلف ہونا لازمی ہی۔ اسمائی الہی کیانی کا ایک خاص سلوک ہی۔ اور ہر اسم کے لئے ایک خاص ترکیب ہی۔ بجز صاحب عرفان وشیخ کامل کے اسپر واقفیت ناممکن ہے۔ بوقت سلوک بذریعہ شیخ کامل یہہ حاصل ہوسکتا ہی۔ لیکن سلوک کیانی کی رکن اعظم یہہ ہی کہ اوس شخص کو برزخ مثالی قائم ہوگیا ہو۔ ورنہ اسماء اللہ کا بلا ترتیب وبلاقاعدہ پڑہنا خود قرآن مجید سے بموجب آئہ کریمہ وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون ممنوع ہی۔ لہذا کتاب ہذا مین جو جو قواعد کلیہ سلوک اسماء کیانی کے بیان کئے گئے ہین وہ اس خاتمہ مین بطریق دوائر منضبط کرکے پیش کئے جاتے ہین تاکہ تفہیم مین آسانی ہو

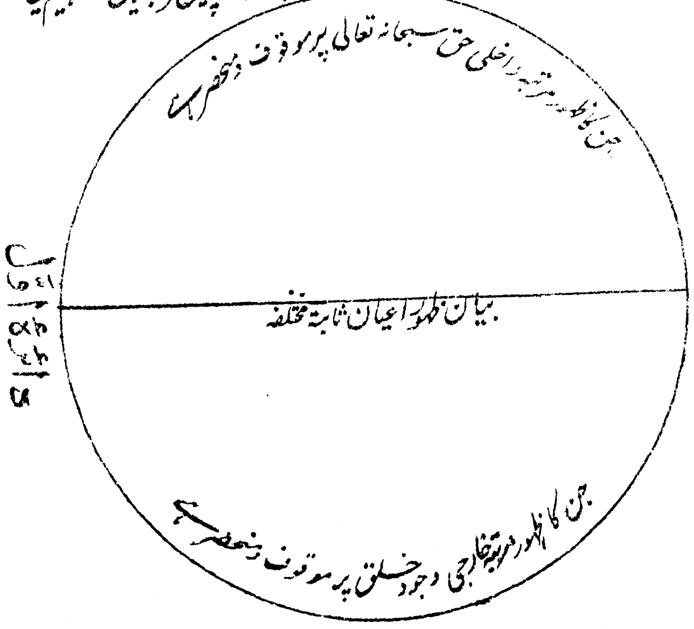

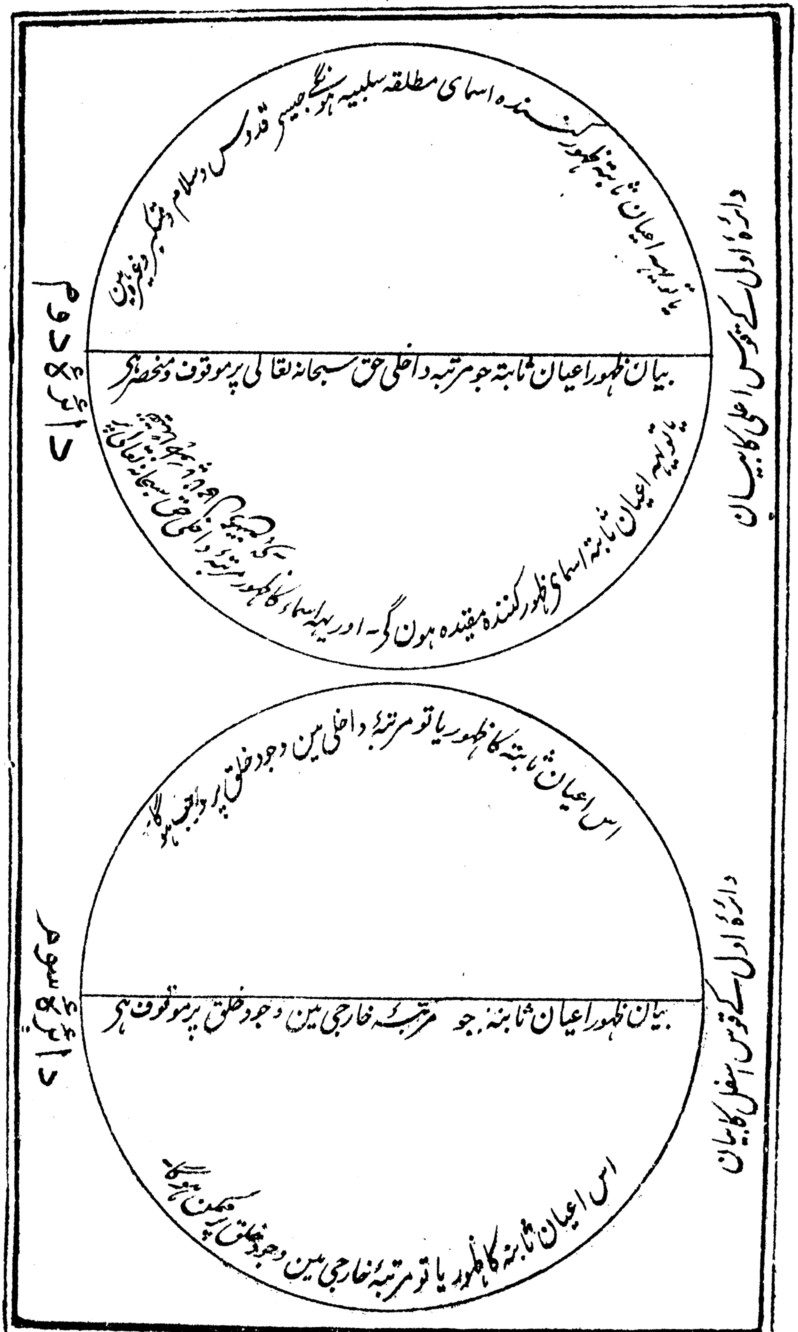
دائرہ اول کے قوس اعلیٰ کا بیان
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبہ داخلی حق سبحانہ تعالیٰ پر موقوف و منحصر ہی
اسمای مطلقہ سلبیہ ہونگے جیسے قدوس وسلام وغیرہ ہین
ظہور کنندہ مقیدہ ہون گی۔ اور یہہ اسماء
دائرہ اول کے قوس اسفل کا بیان
اس اعیان ثابتہ کا ظہور یا تو مرتبۂ داخلی مین وجود خلق پر واجب ہوگا
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہی
اس اعیان ثابتہ کا ظہور یا تو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر

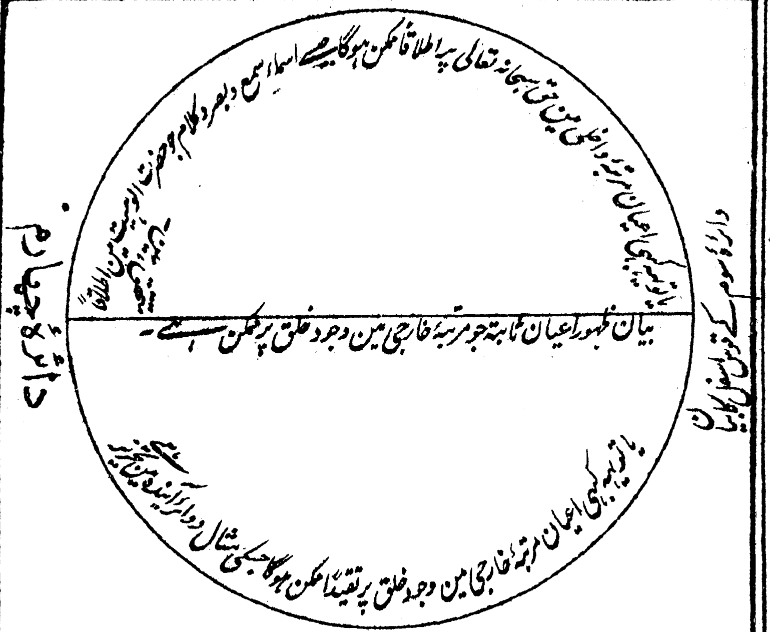

دائرہ سوم کے قوس اسفل کا بیان
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر ممکن ہے ۔
یا تو یہ کبھی اعیان مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر تقییداً ممکن ہوگا جیسکی مثال

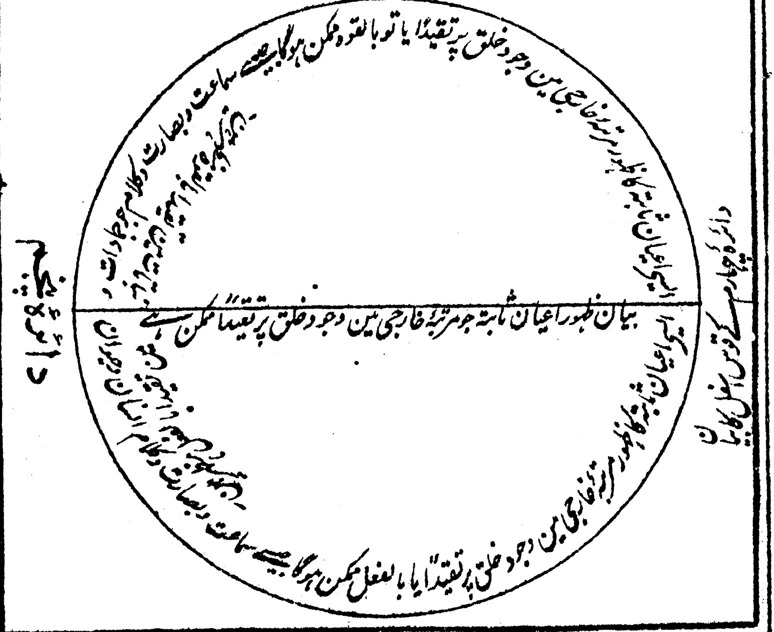

دائرہ چہارم کے قوس اسفل کا بیان
خارجی مین وجود خلق پر تقییداً یا تو بالقوہ ممکن ہوگا جیسے سماعت و بصارت و کلام
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر تقییداً ممکن ہے
خارجی مین وجود خلق پر تقییداً یا بالفعل ممکن ہوگا جیسے سماعت و بصارت و کلام انسان

دائرہ سوم قوس اعلیٰ کا بیان

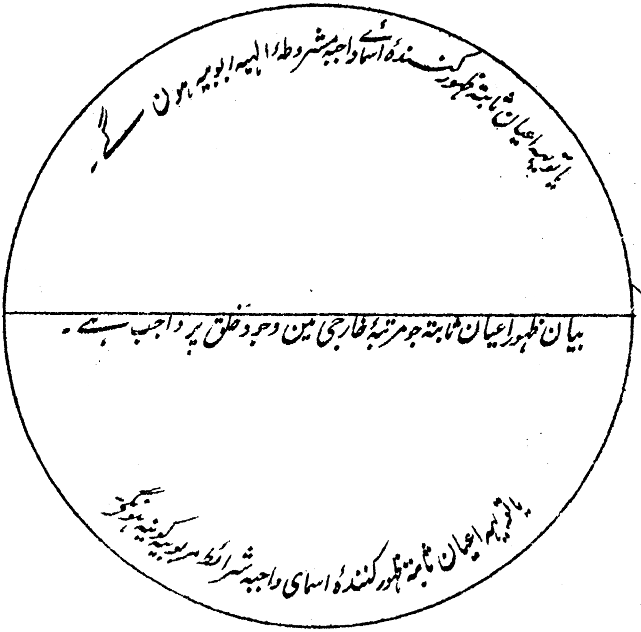

دائرہ دوم قوس اعلیٰ کا بیان

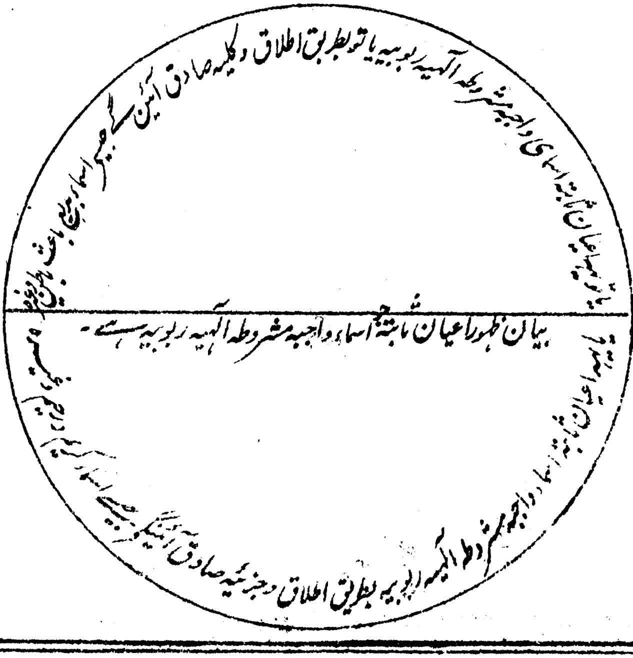

بیان اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ جنکا ظہور مرتبۂ داخلی مین حق سبحانہ تعالی پر موقوف ہی اور انکے تجلیات مختلفہ سے متجلی ہونے کا۔

جمالی
بیان اعیان ثابتہ اسمای ممکنہ خلقتہ ظہور بالقوہ جو مرتبہ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہے۔ اور یہہ دو حال سے خالی نہین
جلالی
تجلی جمالی سے متجلی ہون گی جیسی بصارت جو نباتات و جمادات مین بالقوہ
اعیان ثابتہ اسمای ظہور بالقوہ تجلی جلالی سے متجلی ہونگی جیسی سماعت جو نباتات جمادات مین بالقوہ

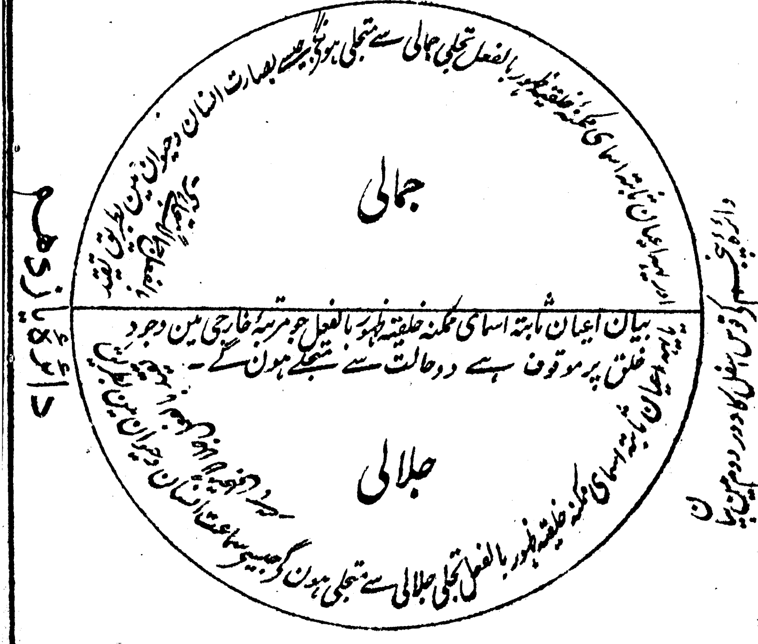
جمالی
بیان اعیان ثابتہ اسمای ممکنہ خلقیتہ ظہور بالفعل جو مرتبہ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہے دو حالت سے متجلی ہون گے۔
جلالی
بالفعل تجلی جمالی سے متجلی ہونگی جیسے بصارت انسان و حیوان مین
یا یہہ اعیان ثابتہ اسمای ممکنہ خلقیتہ ظہور بالفعل تجلی جلالی سے متجلی ہون گی جیسے سماعت انسان و حیوان مین

بیان اعیان ثابتہ اسمای واجبہ مشروطہ کلیہ و اطلاقیہ جنکا ظہور وجود خلق پر مرتبہ خارجی مین موقوف ہے اور ان سے کر تجلیات مختلفہ سے متجلی ہونے کا ۔

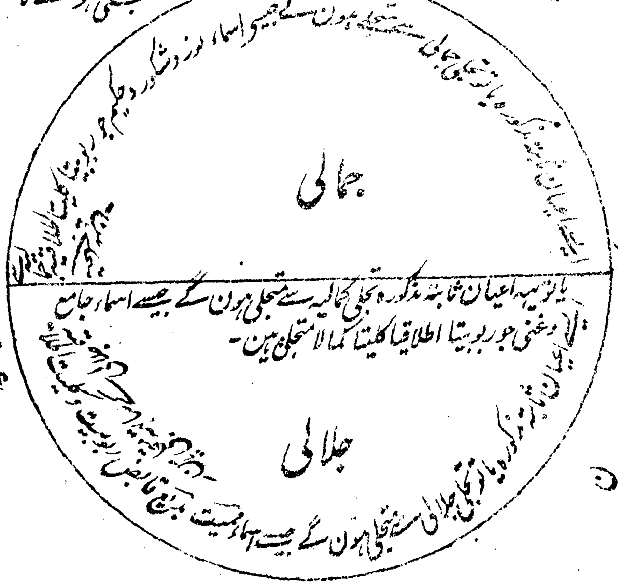

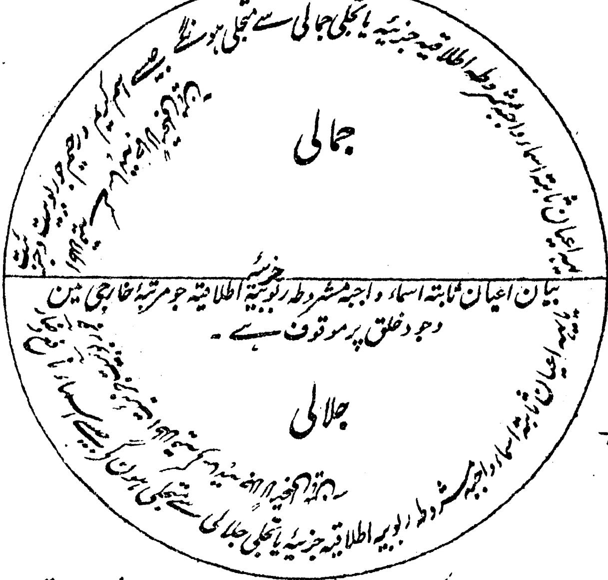

بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ کا جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہی۔ اور انکا تجلیات مختلفہ سے متجلی ہونیکا

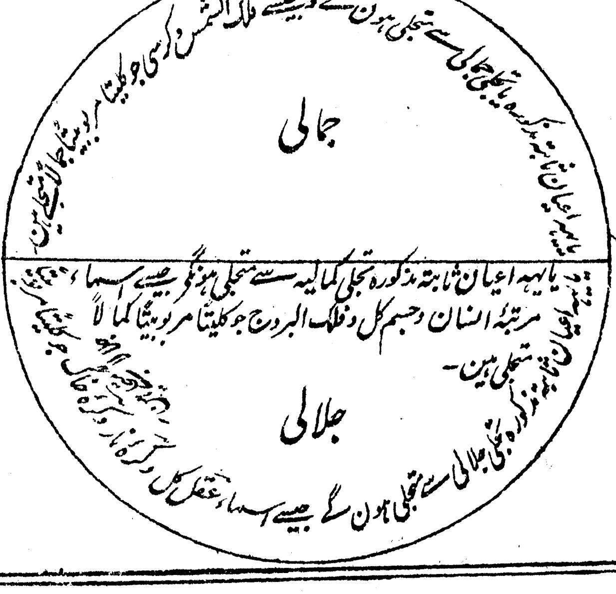

جمالی
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ تقیدیہ جزئیہ جو مرتبہ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہے
جلالی
جیسے اسماء آب شور و آتشین

لطیفہ
بیان اعیان ثابتہ واجبہ شرائط کونیہ کلیہ جزئیہ جمالیہ جلالیہ کمالیہ کا جو وجود خلق پر موقوف ہے۔
کثیفہ

لطیفہ نظری
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ مربوبیہ کلیہ تقییدیہ جمالیہ
لطیفہ بدیہی
حاصل ہونگے

لطیفہ نظری
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ مربوبیہ کلیہ تقییدیہ جلالیہ کا
لطیفہ بدیہی

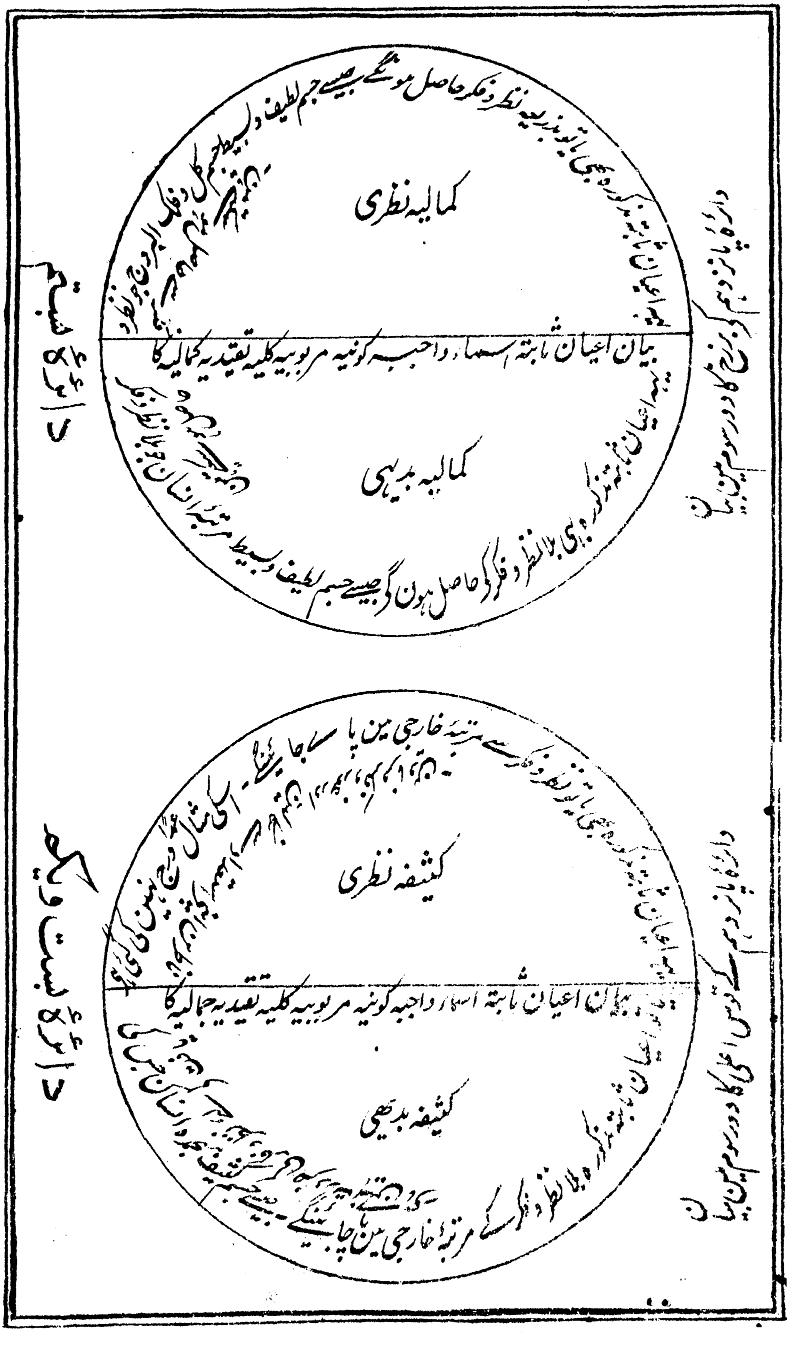
کمالیہ نظری
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ مربوبیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ کا
کمالیہ بدیہی
حاصل ہونگے جیسے جسم لطیف و بسیط
حاصل ہون گے جیسے جسم لطیف و بسیط مرتبہ انسان
کثیفہ نظری
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ مربوبیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کا
کثیفہ بدیہی
مرتبہ خارجی مین پا جاینگے
مرتبہ خارجی مین پا جاینگے

دائرۂ بست ودوم

دائرۂ پانزدہم کے قوس اسفل کا دور سوم مین بیان

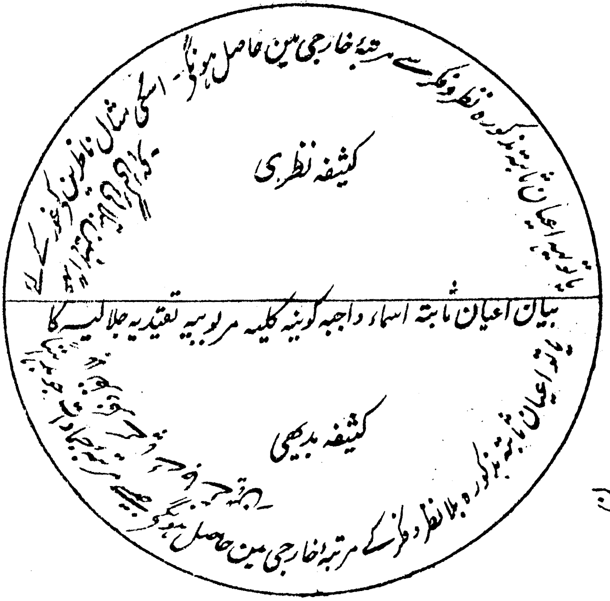

دائرۂ بست وسوم

دائرۂ پانزدہم کے برزخ کا دور سوم مین بیان

لطیفہ نظری
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کا
لطیفہ بدیھی
کے ساتھ خارج مین حاصل ہو سکینگے
بلا نظر و فکر کے ساتھ خارج مین حاصل

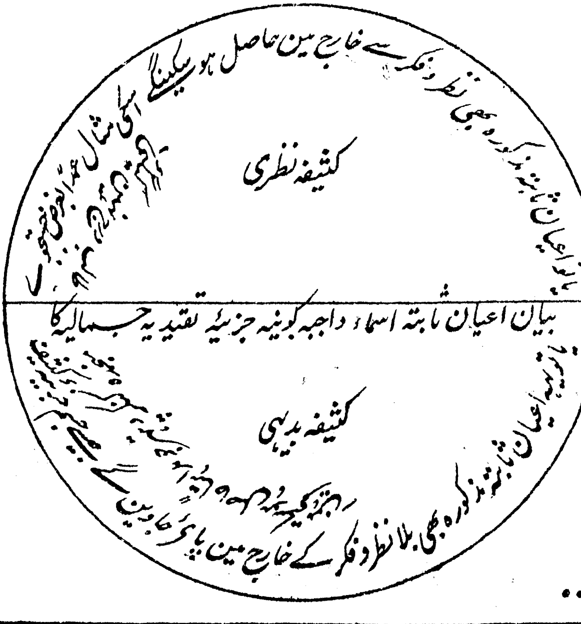
کثیفہ نظری
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کا
کثیفہ بدیھی
سے خارج مین حاصل ہو سکینگے
بلا نظر و فکر کے خارج مین پائی جاوینگی

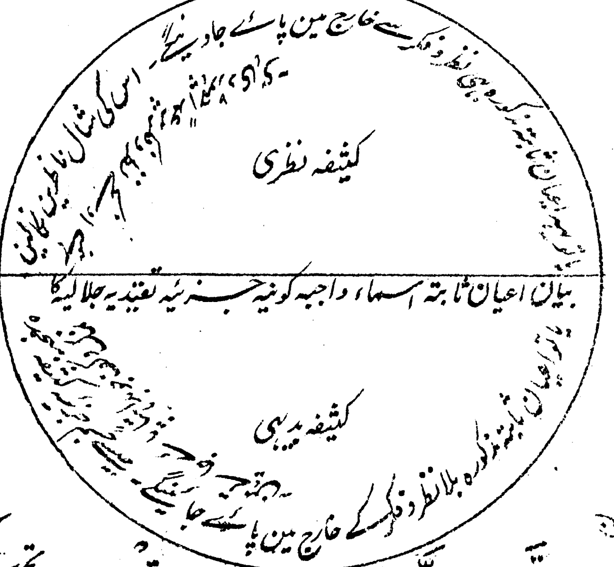

بتحریر ۲۴ ربیع الاول ۱۳۱۸